حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات، خدمات، اور اطاعت و وفا کے نمونوں کا تذکرہ

آپ نے خدمت کے اعلیٰ نمونوں کے ساتھ درویشانہ زندگی بسر کی

آپ میرے دست راست تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں میرا سلطان نصیر بنایا ہوا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 مئی 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی وفات، ان کی خدمات، قربانیوں، اخلاق حسنہ اور اطاعت و وفا کے نمونوں کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے بارے میں فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ ایسے بے نفس، قربانی کرنے والے، غریبوں کی مدد کرنے والے، جماعت کی غیرت رکھنے والے اور خلافت کے فدائی سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک فرمائے گا۔ انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے گا۔ جو اس دنیا میں آیا ہے اس نے اس دنیا سے جانا بھی ہے۔ لیکن خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگیاں خدا کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کے دین کی خدمت کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی یقیناً ایسے لوگوں میں سے ایک تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تقریباً 30 سال آپ نے نہایت عاجزی اور وفا کے ساتھ ایک عام کارکن کی حیثیت سے اپنے عہدِ وفا کو نبھایا اور پھر جب آپ کو 1977ء میں ناظر اعلیٰ وامیر مقامی بنایا گیا تو اس ذمہ داری کو خوب خوب نبھایا۔ درویش بن کر گئے تو درویشی میں ہی ساری زندگی گزاری، آپ کی پیدائش حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مصلح موعود کے بطن سے 1927ء میں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ 1971ء میں بعض افراد نے قادیان کی احمدی آبادی کو زبردستی قادیان سے نکالنے کی کوشش کی تو اس موقع پر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قادیان کے تمام احمدی احباب کو بیت مبارک میں جمع کیا اور فرمایا کہ یہ ہمارا دائمی مرکز ہے، ہم اس کو قطعاً نہیں چھوڑیں گے۔ اپنی دعاؤں کے ذریعہ عرش الٰہی کو ہلا دیں۔ ہم اپنی جانیں قربان کر دیں گے لیکن مقامات مقدسہ اور قادیان سے باہر نہیں نکلیں گے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس رات قادیان کے بچے بچے کی یہ حالت تھی کہ خدا تعالیٰ سے لپٹا ہوا تھا، درویشوں کے دلوں سے نکلی آہیں اور چیخیں آستانہ الٰہی پر دستک دینے لگیں، ان کی سجدہ گاہیں تر ہو گئیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دیا اور سرکار کی طرف سے یہ فیصلہ منسوخ کر دیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی بیٹی کا بیان ہے کہ ابا جان کو خلافت سے بے انتہا عشق تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات سے اگلے روز ہی خلیفۃ المسیح الرابع کی بغیر نام کے بیعت کرنے کے بارے میں خط لکھا۔ جب میں نے کہا کہ ابا جان ابھی تو خلافت کا انتخاب بھی نہیں ہوا تو جواب میں فرمایا کہ میں نے خلیفہ کا چہرہ دیکھ کر بیعت نہیں کرنی بلکہ میں نے تو حضرت مسیح موعود کی خلافت کی بیعت کرنی ہے تاکہ جب خلافت کا انتخاب ہو تو میری بیعت کا خط وہاں پہنچ چکا ہو، تو یہ تھا آپ کا خلافت سے عشق و محبت اور اس کا عرفان۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر ایک کو حاصل ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلافت کے ساتھ اطاعت و وفا کا جذبہ آپ میں بہت زیادہ تھا۔ 2005ء میں جب میرا قادیان کا دورہ تھا تو آپ بیمار تھے، نہایت کمزوری تھی۔ جلسے کے ایک اجلاس میں آپ باوجود اپنی بیماری اور کمزوری کے صرف اس وجہ سے کہ خلیفۃ المسیح کی طرف سے آپ کی صدارت کی منظوری ہو چکی تھی اپنی ذمہ داری ادا کی، آپ انتہائی وفا کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھانے والے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ درویشان سے آپ کو بڑی محبت تھی۔ مہمان نوازی آپ کا بڑا خاصہ تھا۔ لوگوں سے خوشی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ لوگوں کے ساتھ آپ کے وسیع تعلقات تھے اور ہر کوئی آپ کا گرویدہ تھا اور غیر بھی آپ کے اخلاق حسنہ کے معترف تھے۔ آپ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ بڑی سوچ سمجھ کر بات کرتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو جماعتی روایات سے ہٹ کر ہو اور جس میں بڑائی کی بُو آتی ہو۔ آپ نے مجاہدانہ شان سے درویشانہ زندگی گزاری ہے، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کے اس فرزند کے درجات بلند فرمائے جس نے اپنی درویشی کے عہد کو خوب نبھایا آپ میرے دست راست تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں میرا سلطان نصیر بنایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح اپنے فضل سے یہ خلا بھی پر فرمائے گا اور پہلے سے بڑھ کر قربانی کرنے والے سلطان نصیر عطا فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت میاں صاحب کی بیگم صاحبہ کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمت اور حوصلہ دے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ یہ بھی بہت بابرکت وجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنے والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین